سوال

(35) کپڑے کو منی سے پاک کرنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی ہواور وہ منی کسی دوسری نجاست کے ساتھ مخلوط نہ تھی، تواگراُس منی کو کپڑے سے کھرچ دیں تووہ کپڑاپاک ہوجائے گا؟اس مسئلے کا جواب حنفی مذہب کی روسے معتبر کتابوں سے مرحمت ہواوراس سوال کا جواب حدیث کی روسے کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مذکورہ سوال میں حنفی مذہب کی روسے وہ کپڑاپاک ہوجائے گا، اسی طرح حنفی مذہب کی تمام کتب معتبرہ میں مرقوم ہے، چنانچہ چند کتب معتبرہ مذہب حنفی کی عبارات ذیل میں نقل کی جاتی ہیں:

1۔ "فإذا جف۔ أي المنی۔ علی الثوب أجزأه الفرک، لقوله علیه السلام لعائشة: ((فاغسلیه إن کان رطبا، وافرکیه إن کان یابساً))[1] انتهیٰ" (ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی، ص: ٥٦)

[پس اگر کپڑے پر منی خشک ہوجائے تواس کو کھرچنا ہی کافی ہے، کیونکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا: اگروہ (منی) تر ہے تواسے دھودواوراگروہ خشک ہے تواسے کھرچ دو]

2۔ "وإن جف علی الثوب أجزأ فیه الفرک استحسانا کذا فی العنایة انتهی" (فتاویٰ عالمگیري مطبوعة مطبع أحمدي، ص: ١٦)

[اگروہ کپڑے پر خشک ہوجائے تواستحساناً اسے کھرچنا ہی کافی ہے]

3۔ "ویطهر منی۔ أي محله۔ یابس بفرک۔ ولایضر بقاء أثره۔ إن طهر رأس حشفته۔ کأن کان مستنجیا بماء" انتهی۔ واللہ تعالیٰ أعلم (درمختار مطبوعة مطبع ہاشمی، ص: ٣٧)

[منی والی جگہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہوجاتی ہے اوراس کے نشان کا باقی رہنا نقصان دہ نہیں ہے، اگر عضوتناسل کا اگلاحصہ پاک ہے، جیسے اس نے پانی کے ساتھ استنجا کیا ہو]

اس سوال کا جواب حدیث سے بھی وہی ہے، چنانچہ ایک حدیث تو خود عبارتِ ہدایہ میں، جواوپر مذکور ہوئی، منقول ہے، نیز مشکوۃ میں ہے:

"عن الأسود وهمام عن عائشة قالت : كنت أفرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم "[2]

[اسود اور ہمام رحمہما اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا : میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ : 97

محدث فتویٰ

---

[1] امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "ھذا الحدیث لایعرف، وإنما المنقول أنھا ھی کانت تفعل ذلک من غیر أن یکون أمرھا" (التحقیق فی أحادیث الخلاف : ۱/۱۰۷) نیز حافظ زیلعی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ''غریب'' یعنی ضعیف قرار دیا ہے۔ (نصب الرایۃ : ۱/۱۸۰) حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "وھذا لاشیئ، لأنہ بلاسند" (تنقیح التحقیق للذھبی : ۱/۳۶) نیز دیکھیں : الدرایۃ لابن حجر (۱/۹۱)

[2] دیکھیں : صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۸۸) مشکاۃ المصابیح (۱/۱۰۷)